وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ

اور تم میں سے جو (بی بی) خدا اور اُس کے رسُول کی تابعداری اور اچھے (اچھے)

صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا

کام کرے گی اُس کو ہم اس کا ثواب بھی دوہرا عطا کرینگے اور ہم نے اس کے لئے جنت

كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

میں (عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے اے نبی کی بی بیو تم اور معمولی عورتوں کی سی تو ہو نہیں (پس)

اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

اگر تمکو پرہیزگاری منظور ہے تو (اجنبی آدمی سے) بات کرنے میں نرم نرم (لگی لپٹی) بات نہ کرو تاکہ جسکے

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

دل میں (شہوت زنا کا مرض ہے وہ (کچھ اور آرزو (نہ) کرے اور (صاف صاف) عنوان شائستہ سے بات کیا کرو،

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

اور اپنے گھروں میں نچلی [۱] بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی

الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ

پھرو، اور پابندی سے نماز پڑھا کرو، اور (برابر) زکوٰۃ دیا کرو اور خدا اور اُس

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ

کے رسولؐ کی اطاعت کرو، اے (پیغمبر کے) اہلبیت [۲] خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ

تم کو ہر طرح کی بُرائی سے دُور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے اور (اے نبی کی

يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ

بی بیو) تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور (عقل و) حکمت (کی باتیں) پڑھی جاتی

بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ہیں، اُن کو یاد رکھو بے شک خدا بڑا باریک بیں

الجزء ۲۲

[۱] اس حکم کی تعمیل ازواج نہایت سختی سے عمر بھر پابند رہیں حتیٰ کہ بی بی سودہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کچھ لوگوں نے کہا آپ حج و عمرہ کو کیوں نہیں جاتیں تو فرمایا ایکبار مجھ پر واجب تھا وہ میں کر چکی اسکے بعد میرا حج یہی ہے کہ میں حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے نہ نکلوں اور جس حجرہ میں مجھے رسولؐ اللہ بٹھا گئے ہیں ہمیں بیٹھی رہوں چنانچہ وہ عمر بھر اپنے حجرے سے باہر نہ نکلیں بلکہ مرنے کے بعد ان کی لاش نکلی، سبحان اللہ کیا پاکباز بی بیاں تھیں، مگر حضرت عائشہ رضی نے صرف گھر سے قدم باہر نہ نکالا بلکہ منزلوں مدینہ سے مکہ گئیں اور پھر واپس آئیں اور طلحہ و زبیر کے بہکانے سے مدینہ سے بصرہ آئیں اور لاکھوں کے مجمع میں اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؑ کے مقابل لڑیں اور پھر ہزاروں مسلمانوں کا خون کرا دیا، اسی وجہ سے خود حضرت عائشہ جب اس آیت کو پڑھتی تھیں تو جنگ جمل کو یاد کر کے اسقدر روتی تھیں کہ آنسوؤں سے چادر تر ہو جاتی تھی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵، صفحہ ۱۹۶، سطر ۲۹ مطبوعہ مصر ۱۳۱۴ھ

[۲] اس پر تو تمام علماء کا اتفاق ہے اور سنیوں اور شیعوں میں سے کوئی اس کا مخالف نہیں کہ اہلبیت رسول، حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ آیت انہی بزرگوں کے بارے میں نازل ہوئی، مگر بعض حضرات اہلسنت کا خیال ہے کہ یہیں ازواج بھی شامل ہیں اور مدح و ثنا اور اہلبیت میں داخل ہے لیکن یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے (۱) اگر ازواج مقصود ہوتیں تو جس طرح ماقبل و مابعد کی آیت میں ضمیر جمع مؤنث حاضر تھی اس میں بھی باقی رہتی بلکہ اگر (۲) اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل و مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے (بقیہ حاشیہ ۶۷۴)

كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

واقف کار ہے (دل لگا کے سنو) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور

وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ

ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز

وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ

مرد اور راست باز عورتیں، اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی

وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَ

کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں، اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنیوالی

الْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَ

عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور

الْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ

حفاظت کرنیوالی عورتیں اور خدا کی بکثرت یاد کرنے والے مرد

اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ ۙ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً

اور یاد کرنے والی عورتیں بیشک ان سب کے واسطے خدا نے مغفرت اور

وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا

بڑا (بڑا) ثواب مہیا کر رکھا ہے اور نہ کسی ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی

مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ

ایماندار عورت کو کہ جب خدا اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اپنے اس

يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ

کام (کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو اور (یاد رہے کہ) جس شخص نے خدا اور اس کے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ﴿٣٦﴾ وَ

رسول کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو چکا، اور

(بقیہ حاشیہ) (۳) اگر ازواج نبی شامل ہوتیں تو اُن کی تعداد نو اور ان حضرات کی چار ان میں بھی ایک عورت ہی ہیں پس مجموعاً تیرہ ہوئے دس عورتیں تین مرد پھر بھی غلبہ عورتوں ہی کا رہا اس حالت میں بھی ضمیر و صیغہ مؤنث ہی لانا ضروری تھا فتدبر (۴) زید بن ارقم کا قول ہے کہ ازواج اہلبیت نہیں ہیں کیونکہ یہ تو آج ہیں کل طلاق دی الگ ہو گئیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جن پر خدا نے صدقہ حرام کیا ہے۔ (۵) اگر ازواج بھی شامل ہوتیں تو جس وقت حضرت ام سلمہ نے جس کے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی اور وہ خود نہایت ممدوح اور پکی ایماندار بی بی تھیں جب چادر کا کونہ اٹھا کر ان میں داخل ہونا چاہا تو حضرت رسول نے کونہ ہاتھ سے کھینچ لیا اور صاف صاف کہدیا کہ تم نیکی پر ہو مگر اہلبیت میں شامل نہیں بلکہ ازواج میں ہو۔ اس مطلب کی تقریباً تیس حدیثیں مختلف اسناد سے موجود ہیں جن کو مختلف علماء اہلسنت نے مثل امام احمد بن حنبل، ابن مردویہ ثعلبی سیوطی وغیرہ نقل کی ہیں اور میں نے ان سبکو اپنے رسالہ المناظرہ میں جمع کر دیا ہے انکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رسول ام سلمہ کے گھر میں آئے اور حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور پھر اپنے سمیت سب پر ایک بڑی چادر اوڑھا دی اور دعا کی خدایا یہی میرے اہلبیت ہیں اُن کو ہر برائی سے دور رکھ اور اچھی طرح پاک و پاکیزہ رکھ یہ سنکر حضرت ام سلمہ نے اسمیں داخل ہونا چاہا تو روکدی گئیں اور حکم ہوا تم اہلبیت میں نہیں ہو لیکن تم ازواج میں ہو اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اس کے بعد سے تو ہر نماز کے وقت جب حضرت رسول حضرت علی کے مکان کے پاس آتے تو چوکھٹ تھام کر فرماتے: السلام علیکم یا اہلبیت دیکھو تفسیر درمنثور طبع جلال الدین سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹-۱۲

اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ

(اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب اس شخص لہ (زید) سے کہہ رہے تھے جسپر خدا نے احسان (الگ) کیا تھا

عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ

اور تمنے اُسپر (الگ) احسان کیا تھا کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور

فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ

خود تم اس بات کو اپنے دلمیں چھپائے ہوئے تھے جسکو (آخرکار) خدا ظاہر کرنیوالا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے

اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا

حالانکہ خدا اس کا زیادہ حقدار تھا کہ تم اس سے ڈرو، غرض جب زید اپنی حاجت پوری کر چکا

وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

(طلاق دیدی) تو ہم نے (حکم دے کر) اس عورت (زینب) کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ عام مومنین کو اپنے

حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ

لے پالک لڑکیوں کی بی بیوں (سے نکاح کرنے) میں جب وہ اپنا مطلب اُن عورتوں سے پورا کر چکیں

وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ

(طلاق دیدیں) کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم تو کیا کرایا ہوا (قطعی) ہوتا ہے جو حکم خدا نے

مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ

پیغمبر پر فرض کر دیا اس (کے کرنے) میں اُس پر کوئی مضائقہ نہیں جو لوگ (ان سے) پہلے گزر

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِیْنَ

چکے ہیں اُنکے بارے میں بھی خدا کا (یہی) دستور (جاری) رہا ہے (کہ نکاح میں تنگی نہ کی) اور خدا کا حکم تو

یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا

(ٹھیک اندازے سے) مقرر کیا ہوا ہوتا ہے، وہ لوگ جو خدا کے پیغامونکو (لوگوں تک جوں کا توں)

یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾

پہنچاتے تھے اور اُس سے ڈرتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے (پھر تم کیوں ڈرتے ہو) اور حساب لینے

لہ جب حضرت رسولؐ نے حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا تھا تو اُنکے مال سے تجارت کیا کرتے تھے، ایکدن یہ بازار عکاظ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ زید بن حارثہ جو ایک حسین لڑکا تھا فروخت ہو رہا ہے آپنے زید کے قیافے سے سمجھ لیا کہ کسی اچھے گھر کا ہے اسکو خرید لیا اور جب آپ پیغمبری کے بعد پر سرفراز ہوئے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا جب اُسکے باپ حارثہ کو جو ایک بڑا آدمی تھا خبر ہوئی کہ وہ حضرت کی غلامی میں ہے تو مکہ میں آیا اور حضرت ابوطالب سے سفارش کرائی کہ حضرت رسولؐ سے یا اسکو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں یا فدیہ لیں یا آزاد کر دیں جو آپنے سنا تو فوراً اسکو آزاد کر دیا اور اختیار دیا کہ جہاں چاہے جائے حارثہ نے زید کا ہاتھ پکڑا اور چند دن سے اصرار کیا اور اپنے گھر لے جانا چاہا مگر وہ کہنے لگا میں رسولؐ خدا کو چھوڑ کر ہرگز نہ جاؤں گا تب حارثہ نے جھلا کر کہا لوگو گواہ رہنا یہ میرا بیٹا نہیں میں اس سے بیزار ہوں یہ میرا وارث نہ ہوگا۔ زید نے کہا بلا سے اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا زید میرا بیٹا ہے، اس روز سے لوگ زید کو غلام کے بدلے ابن محمدؐ کہنے لگے اور حضرت بھی بہت مانتے تھے جب آپنے ہجرت کی تو آپنے اپنی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی زینب بنت جحش سے انکا بیاہ کر دیا اگرچہ زینب زید کی غلامی کے وصف کی وجہ سے کچھ پسند نہ کرتی تھیں مگر حضرت کی خاطر سے قبول کر لیا اور خوشی سے نکاح ہو گیا مگر عرف عام کے رسم و رواج کے مطابق عورتوں میں زینب کی آنکھ نیچی ہونے لگی اور اس وجہ سے زید سے پورا میل ابتدا ہی سے نہ ہوا کیونکہ زینب ایک تو حسین تھیں دوسرے اتنے بڑے عالی خاندان کی بیٹی اور رسولؐ کی بہن اور اسپر زید ایک معمولی صورت کے آدمی دوسرے غلام آزاد اس پر عورتوں کے طعنے طرہ مزید، غرض یہ کھٹک زینب کے دل میں رہا کرتی اور جب انکو پوری محبت نہ تھی تو زید کو بھی اُن کی طرف توجہ نہ ہوئی اور فطرتاً ہونا بھی نہیں چاہیئے تھا، غرض دونوں میں اَن بن ہوئی اور زید طلاق دینے پر آمادہ ہوا حضرت رسولؐ نے ہر چند کوشش کی کہ دونوں مل جل کر رہیں اور زید کو بہت کچھ سمجھایا مگر دونوں میں نہ بننا تھی نہ بنی (باقی بر صفحہ ۶۷۶)

زید اور زینب کا قصہ

زینب کا حضرت سے نکاح

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ

کیواسطے تو خدا کافی ہے (لوگو) محمد تمہارے مردوں میں سے (حقیقۃً) کسی کے باپ نہیں ہیں (پھر زید کی بی بی کیوں

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

حرام ہونے لگی) بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر (یعنے ختم کرنے والے) ہیں اور خدا تو ہر چیز سے

شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ

خوب واقف ہے، اے ایماندارو بہ کثرت خدا کی یاد کیا کرو اور

ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝۴۱ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۴۲ هُوَ

صبح و شام اسی کی تسبیح کرتے رہو، وہ وہی تو

الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ

ہے جو خود تم پر درود لہ (رحمت) بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے (بھی) تاکہ تمکو (کفر

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۴۳

کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور خدا تو ایمانداروں پر بڑا مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ

جسدن اسکی بارگاہ میں حاضر ہونگے (اسدن) انکی مدارات (اسکی) طرف سے ہر قسم کی) سلامتی ہوگی اور خدا

اَجْرًا كَرِيْمًا ۝۴۴ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ

نے تو انکے واسطے بہت اچھا بدلہ (بہشت) تیار کر رکھا ہے اے نبی ہمنے تمکو (لوگوں کا) گواہ اور (نیکوں کو

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۴۵ وَّدَاعِيًا اِلَى

بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور بدوں کو عذاب سے ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اسی کے حکم سے بلانیوالا اور

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝۴۶ وَبَشِّرِ

(ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا، اور تم مومنین کو

الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝۴۷

خوشخبری دیدو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بہت بڑی (مہربانی اور) بخشش ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۶۷۷)

(بقیہ گذشتہ) اور زید نے طلاق دے ہی دی، ۱۲ جب زید نے زینب کو طلاق دیدی تو ان کو ایک غلام سے نکاح ہونیکا صدمہ تھا ہی اب مطلقہ ہونیسے دوہرا اور دل کو تڑپانے لگا اور دن رات کو فرقت رنج اور گریہ وزاری میں بسر کرتیں، ادھر تو انکی حالت حضرت رسول دیکھ رہے تھے ادھر ان کے غم و رنج کے دفعیہ کی تدبیریں سوچا کرتے اسی زمانہ میں وہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے لے پالکوں کو اپنا بیٹا نہ سمجھو حالانکہ اسوقت عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ لے پالکوں کو اپنا بیٹا سمجھتے اور وارث بناتے اور تمام برتاؤ صلبی بیٹوں کے سے برتے جاتے حتیٰ کہ صلبی بیٹے ترکے سے محروم ہوجائیں تو ہوجائیں مگر لے پالک نہیں محروم ہوتے، حضرت کو خدا کے حکم کے مطابق اس قبیح رسم کو توڑنا بہت ضروری تھا اور یہ زمانہ کا قاعدہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص کسی گروہ کی ہدایت و اصلاح کرنی چاہتا ہو تو تاوقتیکہ اُن اُمور کو خود کر کے نہ دکھلائے اور نمونہ نہ بنے لوگوں پر خالی زبانی کہنے کا اثر کم ہوتا ہے غرض حضرت کو ایک تو زینب کے صدمات اور ذلت کا خیال کیونکہ آپ ہی نے زید سے ان کو بیاہا تھا اور دوسری اس بُری رسم کو توڑنا اس پر خدا کا حکم ان وجوہ سے حضرت نے خود زینب سے نکاح کر لیا اس سے پالکوں کے بیٹا ہونے کی رسم بھی ٹوٹی کیونکہ اگر وہ واقعی بیٹا بن جاتا تو اس کی مطلقہ بیوی سے نکاح کیوں کرتے اور زینب کی فضیلت کہ ایک غلام کی بیوی تھیں اور پھر اس نے طلاق بھی دیدی اس عزت سے بدلی کہ وہ رسول خدا کی بیوی بنیں اور ان کے صدمات بھی جاتے رہے اسی وجہ سے زینب اور بیبیوں پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ایک تو وہ رسول خدا کی ہم خاندان اور ایک دادا کی دونوں اولاد دوسرے خود خدا نے ان کا نکاح کیا، غلام جب یہ نکاح ہوگیا تو زینب کو چھوڑ کر خدا حضرت رسول پر طعنہ کرنے لگے، ان کے جواب میں خدا نے یہ آیات نازل کیے اور ان کا دندان شکن جواب دیدیا اور یہ بھی بتا دیا کہ محمد کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ رسول اور خاتم النبیین ہیں اور خدا کے احکام کے سچے پابند۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ صلوٰۃ کے معنے طلب

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَ

اور (اے رسول) تم کہیں کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا اور انکی ایذا رسانی کا خیال چھوڑ دو اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

خدا پر بھروسہ رکھو، اور کارسازی میں خدا کافی ہے اے ایمان دارو جب تم

اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ

مومنہ عورتوں سے (بغیر مہر مقرر کئے) نکاح کرو اسکے بعد انھیں اپنے ہاتھ لگانے سے

قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

پہلے ہی طلاق دیدو تو پھر تمکو اُن پر کوئی حق نہیں کہ (ان سے وعدہ پورا کراؤ

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

ان کو تو کچھ (کپڑے روپے وغیرہ) دے کر عنوان شائستہ سے رخصت کردو، اے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ

نبی ہم نے تمھارے واسطے تمھاری ان بی بیوں کو حلال کردیا ہے جن کو تم مہر دے چکے ہو

اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ

اور تمھاری ان لونڈیوں کو (بھی) جو خدا نے تم کو (بغیر لڑے بھڑے) مال غنیمت

عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

میں عطا کی ہیں اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمھارے ماموں کی

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً

بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمھارے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہیں (حلال کردیں)

مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ

اور ہر ایماندار عورت [1] (بھی حلال کردی) اگر وہ اپنے کو (بغیر مہر) نبی کو دیدے اور نبی بھی

النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

اس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں، مگر (اے رسول) یہ حکم صرف تمھارے واسطے خاص ہے

(بقیہ گذشتہ) رحمت اور دعا کے ہیں مگر جب خدا کی طرف نسبت دی جائے تو اس کے معنی صرف رحمت کے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کس سے طلب کریگا تو اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ خدا مومنین پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اسے لیکر نازل ہوتے ہیں اور خود بھی طلب رحمت کرتے ہیں اس مقام پر علامہ زمخشری کی ایک بات دیکھنے اور سننے کے قابل ہے وہ اپنی تفسیر کشاف ان اللہ وملائکتہ یصلون کے تحت میں کہتے ہیں کہ اس قسم کی آیت "الذی یصلی" وغیرہ سے اگرچہ عام مومنین پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکلتا ہے لیکن ہم لوگ اس کو اسوجہ سے پسند نہیں کرتے کہ شیعوں نے اپنے ائمہ پر صلوٰۃ بھیجنا اپنا شعار قرار دے لیا ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم بھی رفض سے متہم ہو جائیں انتہیٰ معاذ اللہ تعصب کی بھی حد ہوگئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

طلاق کا حکم

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] ماہ رمضان ستہ میں قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کا نام ام شریک بنت جابر تھا نفیس جوڑا پہنے اپنے کو ہر قسم کی زینت سے آراستہ کرکے جب حضرت حفصہ کے گھر میں تھے آپکے پاس آکر کہنے لگی میں ایک کنواری عورت ہوں کہ کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا، اگر آپ مجھے قبول فرمالیں تو میں اپنے نفس کو بخشتی ہوں حضرت نے اُسے دُعا دی اور فرمایا: اے انصار کی بہن خدا تجھے جزائے خیر دے، تمھارے مردوں نے میری نصرت کی اور عورتوں نے رغبت کی میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا جو خدا کا حکم ہوگا وہ تیرے پاس پہنچے گا، حفصہ نے کہا اے عورت تو کس قدر بیحیا اور دلیر ہے کہ مردوں پر گری پڑتی ہے حضرت نے اس کے جواب میں حفصہ سے فرمایا یہ تجھ سے بہتر ہے کہ اس نے خدا کے رسول کی رغبت کی اور تو اس

حلال خصوصیت

حضرت کے لئے خاص حکم

الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ

اور مومنین کے لئے نہیں اور ہم نے جو کچھ (مہر یا قیمت) عام مومنین پر ان کی بی بیوں

اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ

اور انکی لونڈیوں کے بارے میں مقرر کر دیا ہے ہم خوب جانتے ہیں اور (تمھاری رعایت اسلئے

عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۰ تُرْجِيْ

ہے) تاکہ تم کو (بی بیوں کی طرف سے) کوئی دقت نہ ہو اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، ان میں

مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُــــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ

سے جس کو (چاہو) چاہو الگ کر دو اور جس کو (جبتک) چاہو اپنے پاس رکھو اور جن عورتوں کو تم نے

وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ

الگ کر دیا تھا اگر پھر تم اُن کے خواہاں ہو تو بھی تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ (اختیار جو تمکو دیا

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَ

گیا ہے) ضرور اس قابل ہے کہ تمھاری بی بیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ

يَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

ہوں اور جو کچھ تم انھیں دیدو سب کی سب اُس پر راضی رہیں اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے

فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝۵۱ لَا

خدا اسکو خوب جانتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار بردبار ہے (اے رسول) اب ان

يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ

(نو) کے بعد (اور) عورتیں تمھارے واسطے حلال نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بدلے

بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا

(ان میں سے کسی کو چھوڑ کر) اور بی بیاں کر لو اگرچہ تمکو انکا حسن کیسا ہی بھلا (کیوں نہ معلوم ہو مگر

مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝۵۲ ع

تمھاری لونڈیاں (اسکے بعد بھی جائز ہیں) اور خدا تو ہر چیز کا نگراں ہے، اے ایماندارو تملوگ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سے بدتر ہے کہ تو اس کو ملامت کرتی ہے اور اس عورت سے فرمایا، خدا نے اس رغبت کی وجہ سے بہشت تجھ پر واجب کر دی۔ غرض اُس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نے اُسے قبول فرمایا اور بیچاری چند مہینے زندہ رہ کر راہی جنت ہوئی، اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عائشہ بولیں کہ خدا آپ کی خواہش کے موافق بہت جلدی کرتا ہے آپ نے فرمایا اگر تم بھی خدا کی فرماں برداری کرو تو تمھاری خواہش کے موافق بھی جلدی کرے۔ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ

پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب تمکو کھانے کے واسطے اندر

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا

آنیکی، اجازت دیجائے (لیکن) اسکے پکنے کا انتظار (نبی کے گھر بیٹھکر نہ کرو) مگر جب تمکو

دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

بلایا جائے تو (ٹھیک وقت پر) جاؤ پھر جب کھا چکو تو (فوراً اپنی اپنی جگہ) چلے لہ جایا کرو

لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ

اور باتوں میں نہ لگ جایا کرو کیونکہ اس سے پیغمبر کو اذیت ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

خدا تو ٹھیک (ٹھیک کہنے) سے جھیپتا نہیں اور جب لہ پیغمبر کی بی بیوں سے کچھ مانگنا ہو تو

فَسْـَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ

پردہ کے باہر سے مانگا کرو یہی تمہارے دلوں اور اُن کے دلوں کے واسطے بہت

وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صفائی کی بات ہے اور تمہارے واسطے یہ جائز نہیں کہ رسول خدا کو (کسی طرح) اذیت دو

وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ

اور نہ یہ جائز ہے لہ کہ تم اسکے بعد کبھی اس کی بی بیوں سے نکاح کرو بے شک یہ خدا

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ ۝۵۴

کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے۔ چاہے کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ خدا تو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ

(بہرحال) ہر چیز سے یقینی خوب آگاہ ہے۔ عورتوں پر نہ اپنے داداؤں کے

عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ

سامنے ہونے) میں کچھ گناہ ہے اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ

لہ زینب سے نکاح کے وقت حضرت نے بہت سے لوگوں کی دعوت ولیمہ کی جب سب لوگ کھا کر چلے گئے تو تین آدمی رہ گئے آپس میں باتیں کرنے اور آپ اس انتظار میں تھے کہ جب یہ لوگ اٹھیں تو جاؤں مگر تہذیب حضرت کو صاف کہہ دینے سے مانع تھی۔ جب بہت دیر ہوئی تو آپ اٹھ کر تسبیح ہوئے ازواج کے حجرہ کی طرف چلے گئے اب جو واپس آئے تو پھر ان لوگوں کو گپ کرتے دیکھا، غرض آپ پھر چلے تو خدا خدا کر کے ان لوگوں نے جگہ خالی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

لہ مجاہد سے روایت ہے حضرت ایک دفعہ حضرت عائشہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر آگئے آپ نے کھانے کو پوچھا تو بیٹھ گئے۔ اتفاقاً کھانے میں حضرت عمر کی انگلی حضرت عائشہ کی انگلی سے لگ گئی تو آپ ناگوار گزرا اور اسی وقت یہ آیت حجاب نازل ہوئی، دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۲

لہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ آیت حجاب نازل ہونے کے بعد ایک دفعہ حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اب تو امہیر ہے اگر ہم لوگ اپنی چچازادیوں (پیغمبر کی بیبیوں) سے بھی پردے کے باہر سے بات کریں اگر رسول مر گئے تو میں عائشہ سے نکاح کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عام مسلمانوں پر پیغمبر کی بیبیاں حرام فرما دی گئیں تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ سطر ۳۲ تا سطر ۲ مطبوعہ مصر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

پیغمبر کے گھر میں بغیر اذن نہ جایا کرو

پردہ کا حکم

پیغمبر کی بیبیاں دوسروں پر حرام ہیں

وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ

اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ اپنی

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

لونڈیوں کے (سامنے ہونے میں کچھ) گناہ ہے (اے پیغمبر کی بی بیو) تم لوگ خدا سے ڈرتی رہو

كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۵ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ

اس میں شک ہی نہیں کہ خدا (تمہارے اعمال میں) ہر چیز سے واقف ہے اسمیں بھی شک نہیں

يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

کہ خدا اور اسکے فرشتے پیغمبر (اور انکی آل) پر درود لہ بھیجتے ہیں تو اے ایماندارو تم بھی درود

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ

بھیجتے رہو، اور برابر سلام کرتے رہو، بے شک جو لوگ خدا کو اور اسکے رسول کو اذیت

وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ

دیتے ہیں اُن پر خدا نے دُنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت کی ہے اور اُن کے لئے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۵۷ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے، اور جو لوگ ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کو بغیر کچھ کئے

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۸ ع

دھرے (تہمت دے کر) اذیت دیتے ہیں تو وہ ایک بہتان اور صریحی گناہ (کا بوجھ اپنی

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

گردن پر) اٹھاتے ہیں ۵۲ اے نبی اپنی بی بیوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنوں کی عورتوں سے

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ

کہہ دو کہ (باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادروں ۵۳ کا گھونگھٹ لٹکا لیا

يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۹

کرو یہ انکی (شرافت کی) پہچان کیواسطے بہت مناسب ہے تو انھیں کوئی چھیڑیگا نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے والا

لہ میں نے ترجمہ میں لفظ آل بڑھا دیا ہے اسکی چند وجہیں ہیں (۱) امام رازی نے اس کو اقرار کیا ہے کہ حضرت کے اہلبیتؑ پانچ چیزوں میں آپکے برابر ہیں مجملاً انکے تشہد میں درود بھیجنا (۲) ایک روایت میں ہے کہ شجر اسلام کی شادابی کے قبل ملائکہ نے حضرت علیؑ پر تمہ توں درود بھیجا، (۳) مناقب مرتضوی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے مجھ پر اور علیؑ پر ملائکہ نے سات مرتبہ درود بھیجا، (۴) سنن ابی داؤد میں ابن ابی شیبہ سے روایت ہے اور اُس کی تصحیح ترمذی حاکم ابوالقاسم ابن خزیمہ اور ابن مسعود بدری نے کی ہے کہ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے پوچھا آپکو سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا یوں کہو: اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم (۵) مواہب لدنیہ میں ہے کہ حضرت رسولؐ نماز میں یوں فرماتے تھے اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم (۶) صواعق محرقہ میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا لاتصلوا علی صلوٰۃ البتیرا مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو، لوگوں نے عرض کی ناقص درود کیا ہے فرمایا اللّٰھم صل علی محمد کہکر نہ رہ جاؤ یہ ناقص ہے بلکہ یوں کہو اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد (۷) ان سب سے قطع نظر کرکے خود قرآن میں سلام علی آل یٰسین موجود ہے اور یہ واضح ہے کہ یٰسین حضرت رسول کا خطاب ہے تو جیسے آل یٰسین ویسے آل محمد (۸) اسکے علاوہ بمعاد آیہ گزشتہ اور حسب قول علامہ زمخشری جب عام مومنین پر درود بھیجنا چاہیئے تو حضرات اہل بیت ان سے زیادہ اولیٰ ہیں (۹) امام شافعی نے کیا خوب قطعہ کہا ہے

یا اھلبیت رسول اللہ حبکم ۔ فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

کفاکم من عظیم القدر انکم ۔ من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے اہلبیت رسولؐ خدا نے تمہاری محبت قرآن میں فرض کردی ہے تمہارے مرتبہ کی بزرگی میں اسی قدر کافی ہے کہ نماز میں جو شخص تم پر درود نہ بھیجے اسکی نماز ہی صحیح نہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ مصر وغیرہ۔ ۱۲ لہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علیؑ کو بُرا بھلا کہتے تھے، دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۲ صفحہ ۴۳۹ سطر ۳۶ ۱۲ ۵۳ جب حضرت رسولؐ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے (باقی صفحہ ۶۸۱ پر)

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

مہربان ہے، (اے رسول) منافقین اور وہ لوگ ۱؎ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور

وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ

جو لوگ مدینہ میں بُری خبریں اڑایا کرتے ہیں، اگر یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے) باز نہ آئینگے تو ہم تم

فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا

ہی کو (ایک نہ ایکدن) اُن پر مسلط کر دینگے پھر وہ تمھارے پڑوس میں چند روزوں کے سوا ٹھہرنے (ہی) نہ

تَقْتِيْلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ

پائینگے (لعنت کے مارے جہاں کہیں ہتھے چڑھے پکڑے گئے اور پھر بری طرح مار ڈالے گئے جو لوگ پہلے گزرے

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ

گئے اُنکے بارے میں (بھی) خدا کی (یہی) عادت (جاری) رہی اور تم خدا کی عادت میں ہرگز تغیر (تبدل) نہ پاؤ گے

عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ

(اے رسول) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ اسکا علم تو بس خدا کو ہے

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ

اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو خدا نے تو کافروں پر یقیناً لعنت کی ہے اور ان کے

وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ

لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ ابدالآباد رہیں گے اور نہ کسی کو اپنا سرپرست

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ

پائیں گے نہ مددگار، جس دن اُن کے مُنہ جہنم کی طرف پھیر دیئے جائینگے تو (اُسدن افسوسناک لہجہ میں)

يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

کہیں گے اے کاش ہم نے خدا کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہنا مانا ہوتا،

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

اور کہیں گے کہ پروردگارا ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انھوں ہی نے ہمیں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) تھے تو مدینہ ایک بڑے شہر کی صورت میں تھا اور زمانۂ جاہلیت کے عادات و اطوار بھی جاری تھے جس طرح ہندوستان کے اکثر دیہاتوں میں گھروں میں پاخانے نہیں ہوتے اور عورتیں کثرت کو یا جھینپنے سے کو باہر جنگل کر رفع حاجت کرتی ہیں یہی حالت مدینہ کی تھی تو عورتیں جب رفع ضرورت یا نماز وغیرہ کے واسطے رات کو باہر نکلتیں تو کچھ اوباش لوگ تاک میں بیٹھے رہتے اور خواہ مخواہ انھیں چھیڑتے جب اس پر باز پرس ہوتی تو کہدیتے کہ ہم نے انھیں لونڈی سمجھا تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ شریف زادیاں اپنے زمانہ جاہلیت کے لاابالی پن کو چھوڑیں اور اپنا منہ ہاتھ لپیٹ کر سارا بدن چھپا کر باہر نکلا کریں تاکہ اُن بدمعاش لوگوں کا عذر بھی جاتا رہے اور پھر ان کی قرار واقعی سزا دی جائے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)
۱؎ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مختلف طریقوں سے مومنین کو ستاتے، مثلاً کبھی مسلمانوں کا لشکر جہاد کو نکلا تو اُن لوگوں نے اُن کے رشتہ داروں کو صدمہ پہنچانے کی غرض سے جھوٹ موٹ اڑا دیا کہ فلاں مارا گیا۔ فلاں شہید ہوا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ

گمراہ کردیا، پروردگار! ہمپر تو عذاب سہی ہے مگر اُن لوگوں پر دوہرا عذاب نازل کر اور

الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

اُن پر بڑی سے بڑی لعنت کر، اے ایمان والو (خبردار رہیں) تم لوگ بھی اُن کے لہ سے نہ

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ

ہو جانا جنھوں نے موسیٰ کو تکلیف دی تو خدا نے اُن کی تہمتوں سے موسیٰ کو بری کردیا اور موسیٰ

عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا

خدا کے نزدیک (ایک) رو دار (پیغمبر) تھے، اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور

قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ

(جب کہو تو) درست بات کہا کرو تو خدا تمھاری کارگذاریوں کو درست کردے گا اور

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

تمھارے گناہ بخشدیگا اور جس شخص نے خدا اور اُسکے رسول کی اطاعت کی وہ تو اپنی مراد کو خوب

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

اچھی طرح پہنچ گیا بیشک ہمنے (روز ازل) اپنی امانت (اطاعت عبادت) کو سارے آسمان اور لہ

فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ

زمین پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اُسکے (بار) اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے

إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَ

اُسے (بے تامل) اُٹھالیا، بیشک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان ہے (اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا منافق

الْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى

مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اُنکے کئے کی سزا دیگا اور ایماندار مردوں اور ایماندار

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٣﴾

عورتوں کی (تقصیر امانت کی) توبہ قبول فرمائیگا، اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لہ یہ غالباً اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگانے کی جرأت کی تھی جس کا تفصیلی قصہ سورۂ قصص صفحہ ۶۰۰ میں مذکور ہے اور حضرت رسولؐ کی اذیت سے غالباً حضرت زینب سے نکاح کرنے کے متعلق ہے جو کمبخت لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر بدگوئیاں کیا کرتے اور حضرت رسولؐ کو تکلیف ہوتی ۱۲ لہ ممکن ہے کہ اس سے اہل آسمان و زمین مراد ہوں ظاہری مطلب یہ ہے کہ اگر یہ انسان کے علاوہ اور مخلوقات میں بھی اپنی اپنی فطرت اور خلقت کے مطابق مختلف خواہشیں ہیں مگر جتنی خواہشیں اور تمنائیں حضرت انسان کو ہیں اور کسی کو نہیں بقول تنھے لہ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے مگر جس کثرت سے خواہشیں اسی کثرت سے ذمہ داریاں اور مختلف حقوق خدا کے والدین کے اقربا کے اولاد کے احباب میاں بی بی ہمسایہ کے حاکم رعایا کے غلام کے قوم کے اہل معاملہ کے اور دنیا بھر کے اگر ان ذمہ داریوں کی طرف غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایک ایسے سخت شکنجے میں کسا ہوا ہے کہ ہمس نہیں سکتا میں نے ان ذمہ داریوں میں مذہبی ذمہ داریوں کا عمداً ذکر نہیں کیا کہ آزادی کی بانگ لگانے والوں کو کھٹک نہ ہو، مگر ان ذمہ داریوں اور پابندی کی مضبوط زنجیریں ہیں کیوں بگڑنے والے میں صرف حضرت دل اور عقل کی بدولت اور سیوۃ سے یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیے اور چکھنے نہ کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے تو اب تعینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے ان ذمہ داریوں کا بار اپنے سر خوشی سے لیا ہے ورنہ انسان کے علاوہ اور حیوانات کو دیکھو ان کی اتنی خواہشیں ہیں نہ مختلف تقاضے نہ وہ فاعل مختار نہ اتنی ذمہ داریاں اسی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری بہ نسبت وہ بہت آرام میں ہیں اور جب ہم نے خود اپنی (باقی بر ۶۸۳)



اٰیاتہا ۵۴ — (۳۴) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ (۵۸) — رُكُوْعَاتُہا ۶

سورۂ سبا لہ مکہ میں نازل ہوا اور اُس کی چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

ہر قسم کی تعریف اسی خدا کے لئے (دنیا میں بھی) سزاوار ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا

ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور آخرت میں (بھی ہر طرف) اُسی کی تعریف ہے اور وہی واقف کار حکیم ہے

يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

(جو) جو چیزیں (بیج وغیرہ) زمین میں داخل ہوئی ہیں اور جو چیز (درخت وغیرہ) اسمیں سے نکلتی ہے اور جو چیز (پانی وغیرہ)

وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ

آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو چیز (ملائکہ فرشتے وغیرہ) اُسپر چڑھتی ہے (سبکو جانتا ہے اور وہی) بڑا بخشنے

كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ

والا ہے، اور کفار کہنے لگے کہ ہم پر تو قیامت آئے ہی گی نہیں (اے رسول تم) کہدو ہاں (ہاں) مجھ کو اپنے اس

عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

عالم الغیب پروردگار کی قسم ہے جس سے ذرہ برابر (کوئی چیز) نہ آسمان میں چھپی ہوئی ہے اور نہ زمین میں کہ

وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا

قیامت ضرور آئے گی اور ذرہ سے چھوٹی چیز اور ذرہ سے بڑی (غرض جتنی چیزیں ہیں سب)

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

واضح اور روشن کتاب (لوح محفوظ) میں محفوظ ہیں تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے انکو

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

خدا جزائے خیر دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے (گناہوں کی) مغفرت اور (بہت ہی) عزت کی روزی

(حاشیہ)

(بقیہ گذشتہ) خوشی سے یہ سب بار اپنی گردن پر لئے تو نادانی بھی کی اور اپنا گھاٹا بھی کیا پھر ظالم و جاہل ہونے میں کیا شک باقی رہا حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے ؎

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

(حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ اس سورہ میں خدا نے اپنی حمد، اپنا علم، قرآن کی حقیقت، کفار کی تنبیہ، حضرت داؤدؑ کا ذکر، حضرت سلیمانؑ کا قصہ، شکر گذار بندوں کی قلت، شہر سبا کا قصہ، اپنی ہیبت و شان، کفار کی ہٹ دھرمی، قیامت میں کفار کی حالت، مومنوں کی مدح، اپنی قدرت وغیرہ کا ذکر کیا ہے

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے توڑ) میں مقابلہ کی دوڑ دھوپ کی ان ہی کے لئے دردناک

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ

عذاب کی سزا ہوگی، اور (اے رسولؐ) جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا کیا گیا ہے وہ جانتے

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى

ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک اور سزاوارِ حمد (وثنا) غالب

صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ

(خدا) کی راہ دکھاتا ہے اور کفار (مسخرے پن سے باہم) کہتے ہیں کہ کہو تو ہم تمہیں ایسا آدمی (محمدؐ) بتا

نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ

دیں جو تم سے بیان کرے گا کہ جب تم (مر کر سڑ گل جاؤ گے اور) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تم یقیناً ایک نئے

خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ

جنم میں آؤ گے کیا اس شخص (محمدؐ) نے خدا پر جھوٹ طوفان باندھا ہے یا اُسے جنون (ہو گیا)

جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ

ہے (نہ محمدؐ جھوٹا ہے نہ اسے جنون ہے) بلکہ خود وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب اور

وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

پلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں، تو کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کی طرف بھی جو ان کے

وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ

آگے اور ان کے پیچھے (سب طرف سے گھیرے) ہیں، غور نہیں کیا، کہ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں

نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ

کو زمین میں دھنسا دیں یا اُن پر آسمان کا کوئی ٹکڑا ہی گرا دیں گے اس میں شک نہیں

السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

کہ اس میں ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے یقینی بڑی عبرت ہے، اور ہم نے یقیناً

ع ۹

لہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں علم لدنی عطا ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ انبیاءؑ اور ائمہ معصومینؑ کے سوا اور کہاں ہیں ۱۲

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ

داؤد کو [1] اپنی بارگاہ سے بزرگی عنایت کی تھی (اور پہاڑوں کو حکم دیا) کہ اے پہاڑو تسبیح

وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ

کرنے میں ان کا ساتھ دو اور پرند کو (تابع کر دیا) اور ان کے واسطے لوہے کو (موم کی طرح) نرم کر دیا تھا کہ فراخ

وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

و کشادہ زرہیں بناؤ اور (کڑیوں کے) جوڑنے میں اندازہ کا خیال رکھو اور تم سب کے سب اچھے (اچھے) کام کرو

بَصِيْرٌ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا

جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میں یقیناً دیکھ رہا ہوں اور ہوا کو [2] سلیمان کا (تابع دار بنا دیا تھا) کہ اُس کی صبح

شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ

کی رفتار ایک مہینہ کی (مسافت) تھی اور (اسی طرح) اس کی شام کی رفتار ایک مہینہ (کی مسافت)

يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ

تھی اور ہمنے اُنکے لیئے تانبے (کو پگھلا کر اس) کا چشمہ جاری کر دیا تھا اور جنات کو اُنکا تابع کر دیا تھا کہ انمیں کچھ لوگ

عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَعْمَلُوْنَ

اُنکے پروردگار کے حکم سے اُنکے سامنے کام کاج کرتے تھے اور انمیں سے جسنے ہمارے حکم سے انحراف کیا اسے ہم (قیامت میں)

لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے (غرض) سلیمان کو جو جو بنوانا منظور ہوتا یہ جنات اُن کیلئے بناتے تھے (جیسے) مسجدیں [3]

وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ

محل قلعے اور (فرشتے انبیا کی) تصویریں اور حوضوں کے برابر پیالے اور (ایک جگہ) گڑی ہوئی (بڑی بڑی) دیگیں (کہ ایک ہزار

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

آدمی کا کھانا پک سکے) اے داؤد کی اولاد شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے شکر کرنیوالے (بندے) تھوڑے سے ہیں

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

پھر جب ہمنے سلیمان [4] پر موت کا حکم جاری کیا تو (مر گئے مگر لکڑی کے سہارے کھڑے تھے اور جنات کو کسی نے اُنکے مرنیکا پتہ نہ بتایا

[1] حضرت داؤدؑ کو نبوت، علم، حکمت اور زبور کے علاوہ خوش الحانی بھی عطا ہوئی، اور جب آپ فکر آخرت میں سوز و گداز سے مشغول ہوتے تو تمام پرند، جنگلوں اور پہاڑوں سے جوش میں نکل آتے اور آپکے ساتھ اپنی اپنی بولیوں میں ذکر خدا کے چہچہے لگاتے اور بعض بیہوش ہو جاتے، اسی طرح پہاڑوں سے بھی آواز پیدا ہوتی جس طرح حضرت موسےٰ کے واسطے درخت سے آواز آئی آپ کو سلطنت ملنے کا قصہ تفصیلاً سورہ بقر صفحہ ۴۱ کے حاشیہ پر مذکور ہو چکا ہے آپ شب کو لباس بدل کر رعایا کا حال پوچھتے اور پھر انتظام کرتے اور دن کو اپنی صورت بدل کر باہر نکل جاتے اور لوگوں سے خود اپنا حال پوچھتے کہ وہ کیسا آدمی ہے تو لوگ تعریف کرتے ایک دن خدا کے حکم سے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آپ سے بھی یہی سوال کیا تو بولا اگر اُن میں یہ عیب نہ ہوتا کہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے مصارف بیت المال سے لیتے ہیں تو بہت اچھے آدمی تھے اُسی دن سے آپنے اپنے خرچ کا خزانے سے لینا چھوڑا اور زرہ بنانا شروع کی اور ایک زرہ چار ہزار میں بیچتے تھے، کیونکہ اس کی ایجاد آپ ہی نے کی تھی، اور کوئی بنا نہیں سکتا تھا غرض اسی سے اپنی بسر کرتے، بلکہ اس میں سے خیرات بھی کرتے، خدا نے آپ کی اس میں تائید کی کہ لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ آپ بغیر آگ اور ہتھوڑی کے اس کے تار بناتے اور موڑ لیتے

[2] آپ کی سلطنت کی کچھ تفصیل کیفیت سورۂ نمل صفحہ ۶۳۳ میں مذکور ہو چکی ہے منجملہ اسباب سلطنت کے آپکا ایک تخت تھا جسے بساط سلیمان بھی کہتے ہیں اُسپر آپکے وزراء ارکین اور علماء کے علاوہ آپ کا لشکر بھی سوار ہوتا تھا اور اسکو ہوا لیجاتی اور وہ بھی اس تیزی سے کہ صبح کو مرو سے چلتے جو شام میں تھا اور دوپہر کو شیراز میں تھوڑی دیر آرام کرتے اور شبکو کابل میں رہتے کبھی صبح کو عراق سے چلتے اور مرو میں پہنچتے اور ظہر کی نماز مرو میں (باقی برصفحہ ۶۸۶)

مِنْسَاتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا

مگر زمین کی دیمک نے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھا رہی تھی پھر جب کھوکھلا ہو کر ٹوٹ گیا اور سلیمان (کی لاش) گری تو جنات نے

يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝١٤

جانا کہ اگر وہ لوگ غیب داں ہوتے تو (اس) ذلیل کرنیوالی (کام کرنیکی) مصیبت میں مبتلا نہ رہتے، اور (قوم)

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ

سبا کیلئے تو یقیناً خود ان ہی کے گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی تھی (کہ اُن کے شہر کے دونوں طرف)

يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۭ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا

داہنے بائیں (ہرے بھرے باغات تھے) (اور ان کو حکم تھا) کہ اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ (پیو) اور اس کا شکر ادا

لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝١٥ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا

کرو دُنیا میں ایسا پاکیزہ شہر اور (آخرت میں) پروردگار سا بخشنے والا، اس پر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا (اور پیغمبروں

عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ

کا کہا نہ مانا) تو ہم نے (ایک ہی بند توڑ کر) اُنپر بڑے زور کا سیلاب بھیجدیا (اور اُنکو تباہ کر کے) اُنکے دونوں باغوں کے بدلے

ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ

ایسے دو باغ دیئے جنکے پھل بدمزہ تھے اور ان میں جھاؤ تھا اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں یہ ہم نے ان

قَلِيْلٍ ۝١٦ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ

کی ناشکری کی سزا دی اور ہم تو بڑے ناشکروں ہی کی سزا کیا کرتے ہیں، اور ہم اہل

نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝١٧ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

سبا ۱۵ اور (شام) کی اُن بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت عطا کی تھی اور چند بستیاں

الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا

(سرراہ) آباد کی تھیں جو باہم نمایاں تھیں ۱۶ اور ہمنے انمیں آمد و رفت (کی راہ) مقرر کی تھی کہ ان میں راتوں کو

فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ۝١٨

دنوں کو (جب جی چاہے) بے کھٹکے چلو پھرو تو وہ لوگ خود کہنے لگے، پروردگارا (قریب کے سفر میں

بقیہ گذشتہ پڑھتے اور پھر ترکستان میں آتے اور وہاں سے چین اور کرمان فارس ہوتے ہوئے دوسری صبح کو مرو میں پہنچتے اس ہوائی تخت اور اسکی تیز رفتاری پر اکثر جدید تعلیم یافتہ منہ آتے تھے، اور اعتراض کرتے تھے مگر اُنکے تمام وسوسوں کو ہمارے زمانے کی جدید ایجاد ہوائی جہاز نے نیست و نابود کر دیا ۱۵ منجملہ اُن عمارات کے جو حضرت سلیمانؑ نے جنات کے ہاتھوں بنوائی تھیں۔ بیت المقدس کی مسجد بھی تھی اسکی ابتدا تو حضرت داؤدؑ نے کی تھی مگر جب قدآدم تک دیواریں آگئی تھیں تو حکم خدا ہوا بس تم اسے چھوڑ دو اس وقت حضرت داؤدؑ کا سن ۱۳۰ برس کا تھا اور ۴۰ برس کے سن میں وفات پائی تھی اور حضرت سلیمانؑ کا سن تیرہ برس کا تھا جو آپ کو اسکی تعمیر کا حکم ہوا تو قیمتی پتھروں کو تراشوا کر مسجد بنائی چنانچہ یاقوت، زمرد، سونے، چاندی کی تختیوں سے دیوار سجی اس میں اعلیٰ درجہ کے موتی لگائے گئے فیروزے کا فرش تھا اور یاقوت و زبرجد کے ستون جواہرات کی جڑاؤ چھت اُنکی اس قدر چمک اور روشنی تھی کہ رات کو بھی روشنی کرنے کی ضرورت نہ رہتی غرض یہ سب اُس کے سامان تھے جسے بخت النصر اُجاڑ کر عراق لے گیا اور اُسکا کچھ نشان بھی باقی نہ رہا، اور یہ عمارت جو اب باقی ہے بہت بعد کی بنوائی ہوئی ہے۔ ۱۲ ۱۶ تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر اُن ہی کی طرح خدا کی عبادت کریں ۱۷ مسجد بیت المقدس کی تعمیر ابھی ناتمام تھی کہ حضرت سلیمانؑ نے اپنے ارکین سے فرمایا، باوجودیکہ خدا نے مجھے اتنی بڑی سلطنت عطا فرمائی مگر میں ایکدن بھی آرام سے بیٹھا نہیں آج فلاں محل میں جاتا ہوں میرے پاس کوئی آنے نہ پائے غرض آپ محل کے بالاخانے پر گئے اور اطراف و جوانب کا نظارہ کر رہے تھے اور چھڑی پر سہارا دیئے کھڑے تھے کہ ایک خوبصورت جوان کو آتے دیکھا تو فرمایا یہاں کیونکر آیا ہے وہ بولا کہ پروردگار کے حکم سے، آپنے فرمایا بیشک پروردگار مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے مگر تو کون ہے وہ بولا ملک الموت ہوں اور آپکی قبض روح کو آیا ہوں غرض اسی حالت میں آپکی روح قبض ہوئی اور آپ اسی طرح کھڑے رہے اور جنات اس خیال سے کہ آپنے مدت اور کھڑے رہنے کا ہے ہی کام میں مشغول رہے (باقی بر صفحہ ۶۸۷)

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

لطف نہیں) تو ہمارے سفروں میں دوری پیدا کردے اور انکوگوں نے خود اپنے اُوپر ظلم کیا تو ہم نے بھی انکو

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ

(تباہ کرکے اُنکے) افسانے بنادیئے اور (اُنکی دھجیاں اُڑاکے) ان کو تتر بتر کردیا بے شک اُن میں ہر

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۱۹ وَلَقَدْ صَدَّقَ

صبر وشکر کرنے والے کے واسطے بڑی عبرتیں ہیں۔ اور شیطان نے اپنے خیال کو (جو اُنکے

عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۰

بارے میں کیا تھا) سچ کر دکھایا تو ان لوگوں نے اس کی پیروی کی مگر ایمان داروں کا ایک گروہ (نہ بھٹکا)۔

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ

اور شیطان کو ان لوگوں پر کچھ قابو تو تھا نہیں مگر یہ (مطلب تھا) کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت کا یقین رکھتے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو اس کے بارے میں شک میں (پڑے) ہیں اور تمہارا پروردگار تو ہر چیز کا

حَفِيْظٌ ۝۲۱ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ

نگراں ہے (اے رسول ان سے) کہدو کہ جن لوگوں کو تم خود خدا کے سوا (معبود) سمجھتے ہو پکارو (تو معلوم

لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

ہوجائیگا) کہ وہ لوگ ذرہ برابر نہ آسمانوں میں کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ

الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ

ان کی اُن دونوں میں شرکت ہے اور نہ اُن میں سے کوئی خدا کا (کسی چیز میں)

مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝۲۲ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ

مدد گار ہے اور جس شخص کے لئے وہ اجازت عطا فرمائے اسکے سوا کسی کی سفارش اُس کی

اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ

بارگاہ میں کام نہ آئیگی (اُسکے دربار کی ہیبت) یہانتک (ہے) کہ جب شفاعت کا حکم ہوتا ہے تو شفاعت

(بقیہ گذشتہ) جب اس کو ایک مدت گزر گئی اور مسجد مکمل ہوچکی تو دیمک نے چھڑی کو کھا کر کھوکھلا کردیا اور آپ کی لاش گری تو جنات چلتے بنے ۱۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۶) ۱۵ یہ وہی شہر سبا ہے جہاں کی ملکہ بلقیس تھیں اور ان کا قصہ سورہ نمل صفحہ ۶۰۰ میں گزر چکا ہے۔ یہ شہر یمن میں تھا اور بہت شاداب آباد اور دو پہاڑوں کے درمیان واقع تھا، شہر کے دونوں طرف دس دس میل کی مسافت تک ایسے گنجان باغ تھے کہ اگر اُنکے اندر کوئی جائے تو کبھی دھوپ دیکھتا کسی دریا سے پانی آتا تھا اُسکے دھانے کو ملکہ بلقیس نے اس خوبصورتی سے بندھوا دیا تھا کہ یہ لوگ اپنی ضرورت بھر پانی لے لیتے اور پھر پہلے سے بسر کرتے غرض ایک عرصہ دراز کے بعد اُن پر شامت آئی اور خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بند ٹوٹ گیا اور سارا شہر اور باغات تباہ ہو کر خاک سیاہ ہوئے اور بہت سے لوگ ڈوب مرے اور باقی متفرق و پریشان ہوگئے ۱۲

۱۶ یعنی وہ دیہات علاوہ پاس پاس ہونے کے اس طرح آباد کئے گئے تھے کہ گویا جگہ جگہ مناسب فاصلوں پر پڑاؤ ہوتے ہیں کہ مسافر ایک بستی میں آرام کرتا دوسری میں شب باش ہوتا اور اسی طرح آسانی سے ملک شام پہنچ جاتا۔ ۱۲ (صفحہ ۶۸۸)

۱۷ کہ ان کی آبادیاں ویران ہوگئیں اور دیہات صحرا بن گئے ۱۲

ع ۱۲ ۱۳ ۸

خدا کی ہیبت و شان

رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ

کرنیوالے بیہوش ہو جاتے ہیں پھر جب اُنکے دلوں کی گھبراہٹ دور کر دیجاتی ہے تو پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ

حکم دیا تو مقربِ فرشتے کہتے ہیں کہ جو واجبی تھا (اے رسول) پوچھو تو کہ بھلا تم کو سارے آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے

اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ

(وہ کیا کہیں گے) تم خود کہدو کہ خدا اور میں[1] یا تم (دونوں میں سے ایک تو) ضرور راہِ راست پر ہے (اور دوسرا گمراہ) یا وہ صریح گمراہی

لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

میں (پڑا) ہے (اور دوسرا راہِ راست پر) اے رسول (تم انسے) کہدو کہ ہمارے گناہوں کی تم سے پوچھ گچھ ہوگی اور نہ تمہاری

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ

کارستانیوں کی ہمسے باز پرس (اے رسول تم انسے) کہدو کہ ہمارا پروردگار (قیامت میں) ہم سب کو اکٹھا کریگا پھر ہمارے

الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ

درمیان ٹھیک (ٹھیک) فیصلہ کر دیگا اور وہ تو بڑا ٹھیک فیصلہ کرنیوالا واقفکار ہے اے رسول تم کہدو کہ جنکو تمنے (خدا کا شریک بنا کر)

شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ

خدا کے ساتھ ملایا ہے ذرا انھیں مجھے بھی تو دکھا دو ہرگز کوئی (اُسکا شریک) نہیں بلکہ خدا غالب حکمت والا

اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ

ہے (اے رسول) ہم نے تو تم کو تمام (دُنیا کے) لوگوں کیلئے (نیکیوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

کو عذاب سے) ڈرانیوالا (پیغمبر) بنا کر بھیجا مگر بہتیرے لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے اور (الٹے) کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ

دعوے میں سچے ہو تو (آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے رسول تم ان سے کہدو[2] کہ تم لوگوں کے واسطے

يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

ایک خاص دن کی میعاد مقرر ہے کہ نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے ہی بڑھ سکتے ہو،

[1] مطلب یہ ہے کہ میں تم سے معقول باتیں کہتا ہوں اور تم سے ان کا جواب دیتے بن نہیں پڑتا تو پھر تم ہی سمجھ لو کہ ہم دونوں میں کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ کیونکہ نفی واثبات کے مقابل میں نہ تو دونوں حق پر ہو سکتے ہیں نہ دونوں باطل پر بلکہ ایک حق پر اور دوسرا باطل پر تو وہ آخر کون ہے اس زمانے میں بھی اکثر لوگ اس قسم کے ہیں کہ دل سے سمجھ جاتے ہیں کہ حق کیا ہے مگر خواہ مخواہ ہٹ دھرمی سے اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں یہی حالت اس وقت کے کفار کی بھی تھی

[2] چونکہ وہ لوگ ظاہر میں تو پوچھتے تھے کہ قیامت کب ہوگی، مگر دل میں یہ تھا کہ قیامت تو ہوگی نہیں اسوجہ سے خدا نے بھی وقت تو بتایا نہیں مگر یہ کہدیا کہ قیامت ضرور ہوگی ۱۲

خدا کی ہیبت و شان

کفار کی ہٹ دھرمی

حضرت کی رسالت

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا

اور جو لوگ کافر[1] ہو بیٹھے، کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس قرآن پر ہرگز ایمان لائیں گے اور نہ اس

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

(کتاب) پر جو اس سے پہلے نازل ہو چکی، اور (اے رسول) تم کو بہت تعجب ہو اگر تم دیکھو کہ جب یہ ظالم

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ

(قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائینگے (اور) انمیں کا ایک دوسرے کیطرف (اپنی) بات کو

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ

پھیرتا ہوگا کہ کمزور (ادنیٰ درجے کے) لوگ بڑے (سرکش) لوگوں سے کہتے ہونگے کہ اگر تم ہمیں نہ (بہکائے) ہوتے تو ہم

لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝ ۳۱ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ

ضرور ایماندار ہوتے (اور اس مصیبت میں نہ پڑتے) تو سرکش لوگ کمزوروں سے (مخاطب ہوکر) کہیں گے کہ

اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ

جب تمہارے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تھی تو کیا اس کے آنے کے بعد ہم نے تم کو (زبردستی عمل

جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝ ۳۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ

کرنے سے) روکا تھا (ہرگز نہیں) بلکہ تم تو خود مجرم تھے، اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ

(کہ زبردستی تو نہیں کی مگر ہم خود بھی گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ (تمہاری) رات دن کی فریب دہی نے (گمراہ کیا کہ) تم

النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ

لوگ ہمکو خدا کے نہ ماننے اور اسکا شریک ٹھہرانے کا برابر حکم دیتے رہے (تو ہم کیا کرتے) اور جب یہ لوگ عذاب

اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا

کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے، اور جو لوگ کافر ہو

الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

بیٹھے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈلوا دینگے جو جو کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے

[1] کفار مکہ نے یہودیوں سے پوچھا کہ محمدؐ جو کہتا ہے کہ قیامت ضرور ہوگی کیا یہ سچ ہے تو وہ کہنے لگے ہماری کتابوں میں تو انکی تعریف لکھی ہے کہ وہ سچے پیغمبر ہیں تو ابوجہل نے کہا ہم تمہاری کتاب ہی کو کب مانتے ہیں اس پر آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

قیامت میں کفار کی حالت

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا

تھے اسی کے موافق تو سزا دی جائیگی، اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے

قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوا

بڑے لوگ یہ ضرور بول اُٹھے کہ جو احکام دیکر تم بھیجے گئے ہو ہم اُنکو نہیں مانتے اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ

نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾

ہم تو (ایمانداروں سے) مال اور اولاد میں کہیں زیادہ ہیں اور پھر (آخرت میں) عذاب بھی نہیں کیا جائے گا،

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

(اے رسول) تم کہدو کہ میرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور (جسکے لئے چاہتا ہے)

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَ

تنگ کر دیتا ہے مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے اور (یاد رکھو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد کی یہ

لَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ

ہستی نہیں کہ تم کو ہماری بارگاہ میں مقرب بنادیں مگر (ہاں) جسنے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے)

آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ

کام کئے اُن لوگوں کے لئے تو اُن کی کارگزاریوں کی دوہری جزا ہے اور وہ لوگ (بہشت

بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ

کے) جھروکوں میں اطمینان سے رہیں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی توڑ) میں

فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٣٨﴾

مقابلے کی نیت سے دوڑ دھوپ کرتے ہیں وہی لوگ (جہنم کے) عذاب میں جھونک دیئے جائینگے

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

(اے رسول) تم کہدو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور

وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ

(جسکے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اسکی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا عوض دیگا اور

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور (وہ دن یاد کرو) جسدن سب کو گونکو اکٹھا کریگا پھر فرشتوں سے پوچھے گا

اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ

کہ کیا یہ لوگ تمھاری پرستش کرتے تھے فرشتے عرض کرینگے (بار آلہا) تو ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ

وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

ہے تو ہی ہمارا مالک ہے نہ یہ لوگ (ہماری نہیں) بلکہ جنات (خباثت بھوت پریت[۱] کی پرستش

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

کرتے تھے کہ انھیں کے اکثر لوگ انھیں پر ایمان رکھتے تھے تب خدا فرمائیگا آج تو تم میں سے کوئی نہ دوسرے کو فائدہ

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

ہی پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ضرر کا، اور ہم سرکشوں سے کہیں گے کہ (آج) اس عذاب کے مزے چکھو جسے

النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

تم (دُنیا میں جھٹلایا کرتے تھے اور جب انکے سامنے ہماری واضح و روشن آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو باہم

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ

کہتے تھے کہ یہ (رسول) بھی تو بس (ہمارا ہی سا) ایک آدمی ہے یہ چاہتا ہے کہ جن چیزوں کو تمھارے باپ

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

دادا پوجتے تھے انکی پرستش سے تم کو روک دے اور کہنے لگے کہ یہ (قرآن) تو بس نرا جھوٹ اور اپنے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

جی کا گھڑا ہوا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے جب انکے پاس حق بات آئی تو اسکے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو بس کھلا ہوا

مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ

جادو ہے اور (اے رسول) ہمنے تو ان لوگوں کو نہ (آسمانی) کتابیں عطا کی تھیں جنھیں یہ لوگ پڑھتے اور نہ تم سے پہلے ان

اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ

لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا (اسپر بھی انھوں نے قدر نہ کی) اور جو لوگ انسے پہلے گزر گئے انھوں نے

[۱] بھوت پریت، چڑیل وغیرہ کوئی چیز نہیں نہ انکا کہیں وجود ہے بلکہ محض خیالی باتیں اور بیہودہ وسوسے اور بیجا توہمات ہیں۔ جن مقامات پر انسان کو پہلے سے کچھ ان چیزوں کا خیال رہتا ہے وہیں بڑھتے بڑھتے قوت واہمہ کسی شکل کو پیدا کر لیتی ہے اور پھر اس سے خوف کے مارے جو کچھ نہ ہو جاتے تھوڑا ہے جنات کا وجود البتہ ضروری ہے اور ان میں بھی آدمیوں کی طرح اچھے برے سب ہی قسم کے ہوتے ہیں اور جو برے ہیں وہی شرارتیں کرتے، لوگوں کو ستاتے ہیں اگر انہی کے مردوں کا نام دیو، بھوت پریت' اور عورتوں کا پری' چڑیل رکھا جائے تو البتہ صحیح ہو سکتا ہے ورنہ یہ خیال کہ فلاں مر کر بھوت یا چڑیل ہو گئی، بالکل لغو ہے کیا اتنا بھی خیال نہیں ہوتا کہ ایمان لانے کو تو مرنے کے بعد اپنے اعمال کی بدولت فرصت نہیں ملتی اور کفار اتنے آزاد کر دیئے جاتے ہیں کہ جو چاہیں کریں؟ یہ بھلا عقل کی باتیں ہیں یا مجنون کی بکواس ہے۔ ۱۲

خباثت و خباثت کی پرستش کی مذمت

وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَا اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۭ فَكَيْفَ

بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا حالانکہ ہمنے جتنا انکو دیا تھا یہ لوگ ابھی اسکے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے پس انکو کیسا (میرے پیغمبر کو جھٹلایا تو

كَانَ نَكِيْرِ ۝۴۵ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا

(تمنے دیکھا کہ) میرا عذاب (ان پر) کیسا (سخت) ہوا (اے رسول تم کہدو کہ میں تمکو نصیحت کی بس ایک بات کہتا ہوں

لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ

(وہ یہ ہے) کہ تم لوگ محض خدا کے واسطے ایک ایک اور دو دو اٹھ کھڑے ہو اور اچھی طرح غور کرو تو (دیکھ لوگے) تمہارے

جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ

رفیق (محمد) کو کسیطرح کا جنون نہیں ہے وہ تو بس تمہیں ایک سخت عذاب (قیامت) کے سامنے (آنے) سے

شَدِيْدٍ ۝۴۶ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ

ڈرانے والا ہے (اے رسول تم (یہ بھی) کہدو کہ (تبلیغ رسالت کی) میں نے تم سے کچھ اجرت مانگی ہو تو وہ تمہیں کو

اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۴۷ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ

(مبارک) ہو میری اجرت تو بس خدا پر ہے اور وہی (تمہارے اعمال افعال) ہر چیز سے خوب واقف ہے (اے رسول تم (انسے)

يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝۴۸ قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ

کہدو کہ میرا بڑا غیب داں پروردگار (میرے دل میں) دین حق کو برابر اوپر سے اتارتا ہے (اب ان سے) کہدو دین

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝۴۹ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ

حق آگیا اور (اتنا بھی تو سمجھو کہ) باطل (معبود) نہ شروع شروع کچھ پیدا کر سکتا ہے (نہ اسکے بعد) دوبارہ زندہ کر سکتا ہے

فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ

(اے رسول تم (یہ بھی) کہدو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اپنی ہی جان پر میری گمراہی کا وبال (ہے) اور اگر میں راہ راست پر

اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝۵۰ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

ہوں تو اسی وحی کے طفیل سے جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے بیشک وہ سننے والا (اور) قریب ہے اور کاش

فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝۵۱

(اے رسول) کاش تم دیکھتے (تو سخت تعجب کرتے جب کفار (میدان حشر میں) گھبرائے گھبرائے پھرتے ہونگے تو بھی چھٹکارا

منزل ۵

لہ اگلوں کی عمریں ہزار برس کی ہوتی تھیں (اب ستر اسی برس نہیں ہوتیں) انکے قدیس گز اور بعض کے اور بھی زیادہ ہوتے تھے اور اب وگز بھی نہیں ہوتے، ہم اپنے بچپنے میں سنا کرتے تھے کہ کسی زمانے میں سو بالشتی لوگ پیدا ہوں گے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ بھی گزر گئے ہم تو اگلوں کے ایک بالشت کے برابر بھی نہیں ہے

ہر کسے روز بہی می طلبد از ایام
مشکل اینست کہ ہر روز تبری نیم

لہ تیر کے معنے ناراضی و خفگی کے ہیں مگر چونکہ خدا کی ناراضی کا نتیجہ عذاب ہی ہے اسوجہ سے حاصل معنے کا ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲ لہ اسکی تفسیر میں امام رضاؑ سے روایت ہے کہ فتح مکہ ہوا تو حضرت رسول خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اسکے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے انکو کڑی سے گراتے اور فرماتے تھے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا و مایبدئ الباطل وما یعید مطلب یہ ہے کہ بتوں سے اسوقت کچھ کشود کار ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ ۱۲

لہ بعض مفسرین نے اس آیت کو رجعت کے بارہ میں لکھا ہے یعنے جب امام آخر الزمانؑ ظہور فرمائیں گے اور حذیفہ بن الیمان نے جو روایت حضرت رسولؐ سے بیان کی ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے۔ ۱۲

اگلوں کی عمریں

آخرت میں کفار کی حالت

وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ
نہ ہوگا اور اس ہی پاس سے (بآسانی) گرفتار کرلئے جائینگے اور (اسوقت بے بسی میں) کہیں گے کہ اب ہم رسولؐ پر ایمان لائے اور
بَعِيْدٍ ۝۵۲ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ
اتنی دور دراز جگہ ہے (ایمان پر) اُنکا دسترس لہ جہاں ممکن ہے حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے ہی (جب انکا دسترس تھا) انکار کرچکے
بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ
اور (دُنیا میں تمام عمر) بے دیکھے بھالے (اٹکل کے) تکے بڑی بڑی دور سے چلاتے رہے اور اب تو اُنکے اور ان کی
بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ
تمناؤں کے درمیان (اسیطرح پردہ ڈالدیا گیا ہے جسطرح اُنسے پہلے انکے ہمرنگ لوگوں کے ساتھ (یہی برتاؤ)
مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝۵۴ ع
کیا جاچکا، اسمیں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بیچین کرنیوالے شک میں پڑے ہوئے تھے

ع ۹ (۱۳)

اٰیاتہا ۴۵ | سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ (۳۵) (۴۳) | رکوعاتہا ۵

سورۂ ۳۵ فاطر (پیدا کرنے والا) مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پینتالیس ۴۵ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ
ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لئے (مخصوص) ہے جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا فرشتوں کو (اپنا)
الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ
قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہوتے ہیں،
يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
(مخلوقات کی) پیدائش میں جو (مناسب) چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے بے شک خدا ہر چیز
قَدِيْرٌ ۝ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ
پر قادر (و توانا) ہے لوگوں کے واسطے جب (اپنی) رحمت (کے دروازے) کھولدے تو کوئی اُسے روک

لہ یعنے جب ان کو ایمان حاصل کرنے کا اچھا موقع تھا اس وقت تو اس سے منہ پھیرے رہے اب ایمان کہاں دھرا ہے جس کو لپک کے لیں گے ۱۲ ۵۲ اس سورہ میں خدا کی حمد، فرشتوں کا پردار ہونا، خدا کی قدرت حضرت رسولؐ کی فہمائش، کفار و مومنین کی عدم مساوات، ساری عزت کا خدا ہی کے لئے ہونا اچھی باتوں کا خدا تک پہنچنا انسان کی خلقت، ایمان و کفر کی تشبیہ، ہر شخص کو خدا کی احتیاج، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا، ہر اُمت کے لئے پیغمبر کا ضرور ہونا، خدا سے علماء ہی ڈرتے ہیں، قرآن کے وارث اُمت کی تین قسمیں، مشرکین عرب کی حالت، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲ - ۱۲

لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ

نہیں سکتا اور جس چیز کو روک لے اُس کے بعد اسے کوئی جاری نہیں کر سکتا۔ اور وہی (ہر چیز پر)

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

غالب (اور دانا و بینا) حکیم ہے، لوگو خدا کے احسانات کو جو اس نے تم پر کئے ہیں۔ یاد

عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ

کرو۔ کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہاری روزی

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ وَ

پہونچاتا ہے اُس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو

اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ

اور (اے رسول) اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو (کچھ) نہیں (تم سے پہلے بہتیرے پیغمبر (لوگوں کے ہاتھوں)

اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ

جھٹلائے جا چکے ہیں اور (آخر کل امور کی رجوع تو خدا ہی کی طرف ہے۔ لوگو خدا کا (قیامت کا) وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

یقینی بالکل سچا ہے تو (کہیں) تمہیں دُنیا کی (چند روزہ) زندگی فریب میں نہ لائے (ایسا نہ ہو کہ شیطان)

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ

تمہیں خدا کے بارے میں دھوکا دے۔ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا

عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ

دشمن بنائے رہو وہ تو اپنے گروہ کو بس اس لئے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (سب کے سب)

السَّعِيْرِ ؕ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ

جہنمی بن جائیں جن لوگوں نے (دُنیا میں) کفر اختیار کیا انکے لئے (آخرت میں) سخت عذاب ہے۔ اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ ع

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے اُنکے لئے (گناہوں کی) مغفرت اور نہایت اچھا

حضرت رسول کی فرمائش

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ

بدلہ (بہشت) ہے تو بھلا وہ شخص جسے اُسکو بُرا کام (شیطانی) اغوا سے) اچھا کر دکھایا گیا ہے اور وہ اُسے اچھا

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ

سمجھنے لگا ہے (کبھی مومن نیکوکار کے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں) تو یقینی (بات) یہ ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی

نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾

میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست پر آنیکی توفیق دیتا ہے (اے رسول کریم) ان (بدبختوں) پر افسوس کر کر کے

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ

تمہارا دم نہ نکلجائے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے اور خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو ہوائیں

إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

بادلوں کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں پھر ہم اُس بادل کو مُردہ (افتادہ) شہر کی طرف ہنکا دیتے ہیں پھر ہم اسکے ذریعہ سے زمین کو اسکے

كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ

مرجانیکے بعد شاداب کر دیتے ہیں یونہی (مردوں کو قیامت میں) جی اُٹھنا ہوگا، جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو (خدا سے مانگے کہ کیونکہ

جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ

ساری عزت تو خدا ہی کی ہے ۱۵ اس کی بارگاہ تک اچھی باتیں (بلند ہو کر) پہنچتی ۱۵ ہیں اور اچھے کام کو وہ

يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ

خود بلند فرماتا ہے ۱۵ اور جو لوگ (تمہارے) خلاف بُری بُری تدبیریں کرتے رہتے ہیں اُنکے لئے قیامت

شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ

میں سخت عذاب ہے اور (آخر) ان لوگوں کی تدبیر ملیامیٹ ہو جائیگی، اور خدا ہی نے تم لوگوں کو (پہلے پہل)

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ

مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر تم کو جوڑا (نر و مادہ) بنایا اور بغیر اسکے علم (اور اجازت) کے نہ کوئی

مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا

عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے اور نہ کسی شخص کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ کسی کی عمر

۱۵ اسی بنا پر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے پانچ چیزیں رکھی ہیں اور وہ لوگ انکو دوسری جگہ ڈھونڈتے ہیں پھر کیونکر ملے میں نے عزت فرمانبرداری میں رکھی ہے اور وہ لوگ اسکو بادشاہوں کے دروازوں پر ڈھونڈتے ہیں بھلا پھر کیونکر پائیں گے علم و حکمت کو میں نے بھوک میں رکھا ہے اور لوگ اس کو سیری میں تلاش کرتے ہیں پھر کیونکر حاصل ہوئی، راحت و آرام کو میں نے بہشت میں رکھا ہے اور لوگ اس کی دنیا میں جستجو کرتے ہیں پھر کس طرح ہاتھ آئے۔ تونگری کو میں نے قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اس کو دولت میں تلاش کرتے ہیں، پھر کیونکر ملے۔ اپنی خوشنودی میں نے مخالفت نفس میں رکھی ہے اور لوگ اس کو موافقت نفس میں چاہتے ہیں پھر کیونکر پائیں گے۔ ۱۲

۱۵ یعنے خدا کی بارگاہ میں قبول اور پسند ہونے کے قابل ہیں ورنہ خدا تک تو اچھی بُری باتیں سب پہنچتی ہیں بلکہ اس کو بہت قبل سے معلوم ہیں۔ ۱۲ ۱۵ یہ ترجمہ اس بنا پر ہے کہ "یرفعہ" کا فاعل خدا ہو اور ضمیر مفعول، عمل صالح کی طرف راجع ہو اور ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ فقط باتیں خدا کی بارگاہ میں پسند نہیں ہوتیں بلکہ جب تک انمیں کیمطابق اچھے کام نہ کرے وہ باتیں بھی کام کی نہیں اور جب اچھے کام بھی کر چکتا ہے تو وہ باتیں بھی درجہ قبول تک پہنچتی ہیں اس صورت میں ضمیر فاعل عمل صالح کی طرف راجع ہوگی اور ضمیر مفعول کا رفع کیطرف اور بعض نے اس کا عکس لیا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا اچھی ہی باتیں اچھے کام کو بلند کرتی ہیں" یعنے کفار کے اعمال مقبول نہیں ہونگے اب اچھی بات سے بعض نے "لا الہ الا اللہ" مراد لیا ہے بعض نے ذکر خدا، نماز، تکبیر، تسبیح و تہلیل قرآن کا پڑھنا، دعا استغفار وغیرہ سب کو مراد لیا ہے بعض نے تسبیحات اربعہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" مراد لیا ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

ساری عزت خدا ہی کیلئے ہے

انسان کی خلقت

لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ
سے کمی کی جاتی ہے مگر وہ کتاب (لوح محفوظ) میں (ضرور) ہے بیشک یہ بات خدا پر بہت ہی آسان
يَسِيْرٌ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۚ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
ہے (اسکی قدرت دیکھو) دو سمندر[1] (باوجود ملجانے کے) یکساں نہیں ہوجاتے یہ (ایک تو) میٹھا خوش ذائقہ
سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ
کہ اس کا پینا سوارت ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے اور (اس اختلاف پر بھی) تم لوگ دونوں سے (مچھلی کا) تر و تازہ
لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى
گوشت (یکساں) کھاتے ہو اور (اپنے لئے) زیورات (موتی وغیرہ) نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا
الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
میں (پانی کو) پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ اس کے فضل (وکرم تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ
تَشْكُرُوْنَ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
شکر کرو وہی رات کو (بڑھاکے) دن میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور وہی دن کو
فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ
(بڑھاکے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے اور) اسی نے سورج اور چاند کو اپنا مطیع بنا رکھا ہے
مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
کہ ہر ایک اپنے (اپنے) معین وقت پر چلا کرتا ہے وہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت ہے،
دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا
اور اُسے چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ چھوہارے کی گٹھلی کی جھلی کے برابر بھی تو اختیار نہیں رکھتے، اگر تم
دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اُن کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سنتے نہیں اور اگر (بفرض محال) سُنیں بھی تو تمہاری دُعائیں نہیں قبول کرسکتے
يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝
اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کر بیٹھیں گے اور واقفکار[2] (شخص) کی طرح کوئی (دوسرا ان کی

[1] عجب نہیں میٹھے کھاری سمندر کی مثال سے ایمان و کفر کی طرف اشارہ اور مچھلی کے گوشت وغیرہ سے دنیاوی منافع جن سے کفار مومنین سب یکساں منتفع ہوتے ہیں۔ ۱۲

[2] "یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ" یہ جملہ بھی استقدر مقبول خاص و عام ہوگیا ہے کہ اب عرب کی مثل ہوگئی ہے اور اس مقام پر کہی جاتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی ایسی بات بیان کی جس کا جاننے والا اُس سے بہتر دوسرا نہ ہو تو اپنی بات کے اخیر میں یہ فقرہ کہتا ہے۔ ۱۲

خدا کی قدرت

الثالثة ع ۲ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ

پوری حالت) تمھیں بتا نہیں سکتا لوگو تم سب کے سب خدا کے (ہر وقت) محتاج ہو اور (صرف) خدا ہی (سب سے)

الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

بے پروا سزاوار حمد (وثنا) ہے اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو (عدم کے پردہ میں) لے جائے اور ایک نئی خلقت لا

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ

بسانے اور یہ کچھ خدا کے واسطے دشوار نہیں اور (یاد رہے کہ) کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اور اگر

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّ

کوئی (اپنے گناہوں کا) بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ (اٹھانے کے واسطے کسی کو) بلائیگا تو اُسکے بار میں سے کچھ بھی اٹھایا نہ جائیگا، اگرچہ

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

(کوئی کسی کا) قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہو (اے رسول) تم تو بس ان ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے بھالے

بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى

اپنے پروردگار کا خوف رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) جو شخص پاک صاف رہتا ہے

لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ

وہ اپنے ہی فائدہ کے واسطے پاک صاف رہتا ہے اور (آخر کار سبکو پھر کے) خدا ہی کیطرف جانا ہے اور اندھا (کافر)

الْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾

اور آنکھوں والا (مومن کسی طرح) برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرا (کفر) اور اُجالا ایمان برابر ہیں اور نہ چھاؤں (بہشت)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ

اور دھوپ (دوزخ برابر ہیں) اور نہ زندے (مومنین) اور نہ مُردے (کافر) برابر ہو سکتے اور خدا جسے چاہتا ہے اچھی

مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ

طرح (سمجھا) دیتا ہے اور (اے رسول) جو (کفار مُردوں کی طرح) قبروں میں ہیں اُنھیں تم اپنی باتیں نہیں سمجھا سکتے

اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ

ہو تم تو بس (ایک خدا سے) ڈرانیوالے ہو ہم ہی نے تمکو یقیناً قرآن کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا

ہر شخص خدا کا محتاج ہے۔

کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا

نَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِنْ

(پیغمبر) بنا کر بھیجا اور کوئی امت (دُنیا میں) ایسی نہیں گذری کہ اُسکے پاس (ہمارا) ڈرانیوالا (پیغمبر) نہ آیا ہو

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ جَاءَتْهُمْ

اور اگر یہ لوگ تمھیں جھٹلائیں تو کچھ پرواہ نہ کرو کیونکہ ان کے اگلوں نے (بھی اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا ہے

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

(حالانکہ) اُن کے پاس اُنکے پیغمبر واضح و روشن معجزے اور صحیفے اور روشن کتاب لیکر آئے تھے، پھر ہمنے انلوگونکو

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ

جو کافر ہو بیٹھے لے ڈالا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب (اُن پر) کیسا (سخت) ہوا (ایں) کیا تم نے اس پر

أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ

بھی غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم (خدا نے اُس (کے ذریعہ) سے طرح طرح کی

مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ

رنگتوں کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں قطعات (ٹکڑے راستے) ہیں جنکے رنگ مختلف ہیں کچھ سفید

مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَ

براق) اور کچھ لال (لال) اور کچھ بالکل کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور

الدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا

جانوروں اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح کی ہیں اُس کے بندوں میں تو خدا

يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

کا خوف کرنے والے تو بس علماء[1] ہیں بیشک خدا (سب سے) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ

بے شک جو لوگ خدا کی کتاب پڑھا کرتے ہیں اور (پابندی سے) نماز پڑھتے ہیں اور

أَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن

جو کچھ ہم نے اُنھیں عطا کیا ہے اُس میں سے چھپا کے اور کھلا کے (خدا کی راہ میں) دیتے ہیں وہ یقیناً

ہر اُمت کے لئے ایک پیغمبر ضرور تھا

ع ۱۲ ۱۵

[1] یہ بالکل واضح ہے کیونکہ جب تک کوئی شخص خدا کی شان اسکی ہیبت اُسکے احکام کو جانے ہی گا نہیں پھر اُس سے ڈرے گا کیا اور علماء سے بھی وہ لوگ مراد ہیں جن کا قول اُن کے فعل کے مطابق ہو ورنہ وہ حقیقت عالم نہیں بلکہ اُس کی مثال تو ایسے بارش کی ہے مگر سچی یوں ہے کہ اُن علماء کا جن کی خدا نے مدح کی ہے اُسکے سوا دوسرا کوئی مصداق نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

خدا سے کس علماء ہی ڈرتے ہیں

تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ

ایسے بیوپار کا آسرا رکھتے ہیں جس کا کبھی ٹوٹ نہ آئے گا تاکہ خدا انھیں انکی مزدوریاں بھرپور عطا کرے بلکہ اپنے

غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ

فضل (وکرم) سے کچھ اور بڑھا دے گا بیشک وہ بڑا بخشنے والا (اور) بڑا قدردان ہے اور ہم نے جو کتاب تمہارے پاس

هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ

وحی کے ذریعہ سے بھیجی وہ بالکل ٹھیک ہے اور جو (کتابیں) اس سے پہلے کی (اسکے) سامنے (موجود) ہیں انکی بھی تصدیق کرتی ہے

لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ

بیشک خدا اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف (ہے اور) دیکھ رہا ہے پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص ان کو قرآن کا وارث

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ

بنایا جنھیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو (نافرمانی کرکے) اپنی جان پر ستم ڈھاتے ہیں اور

مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

کچھ انمیں سے (نیکی بدی کے) درمیان ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں میں (اوروں سے)

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

گوئے سبقت لیگئے ہیں یہی (انتخاب و سبقت) تو خدا کا بڑا فضل ہے (اور اسکا صلہ) بہشت کے (سدا بہار باغات

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ

ہیں جنمیں یہ لوگ داخل ہونگے اور انھیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پنائے جائیں گے اور وہاں

لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ

انکی (معمولی) پوشاک خالص ریشمی ہوگی اور (وہ) لوگ (خوشی کے لہجہ میں) کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے

اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿۳۴﴾

ہم سے (ہر قسم کا) رنج و غم دور کر دیا بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور) قدردان ہے جسنے

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

ہم کو اپنے فضل (وکرم) سے ہمیشگی کے گھر (بہشت) میں اتارا (مہمان کیا) جہاں ہمیں کوئی

لہ اس آیت کی تفسیر میں علامہ محمود زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۲ صفحہ ۳۶۲ سطر ۲ طبعہ مصر میں لکھتے ہیں ان بندوں سے اس امت کے وہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں جو قیامت تک کتاب خدا کے سچے وارث اور اس کے مطابق ہادی ہونگے جن کو خدا نے امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس فرمایا ہے اور میں اس آیت کی تفسیر میں بحوالہ شواہد التنزیل حاکم ابو القاسم صفحہ ۳۳ میں بیان کر چکا ہوں کہ خدا کی حجت اور خلق خدا کے گواہ حضرت علیؑ اور انکی اولاد ہیں تو بس حسب اصول موضوعہ کتاب خدا کے وارث بھی یہی حضرات ائمہ معصومین قرار پائے اور عجب نہیں کہ زمخشری کا بھی یہی مقصود ہو کیونکہ حضرت رسولؐ کے بعد قیامت تک صحابہ تابعین تبع تابعین میں ان حضرات کے سوا اور کون ہادی رہ سکتا ہے۔ اس کی تائید حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے بھی کی ہے چنانچہ صاف لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بقول علامہ ابن حجر صاحب صواعق محرقہ تمام صحابہ میں جناب امیر کے سوا کسی نے سلونی قبل ان تفقدونی (میری موت کے قبل مجھ سے جو چاہو پوچھ لو) کا دعویٰ نہیں کیا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعویٰ نہ کرتے اسی بنا پر تو آپ فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی اور تحقیق نازل ہوئی کردن کوہ آبادی میں نازل ہوئی کہ پہاڑ پر بیٹھ ہی حضرات اس امت کی تیسری قسم سابق بالخیرات الایۃ سے فرمائی ہے۔ لہ یہ ان ہی حضرات کی مدح ہے جو خدا کی کتاب کے وارث اور سابق بالخیرات ہیں ایک روایت میں ہے کہ جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہونگے تو غلمان بہشتی کچھ فرشتوں کے ساتھ استقبال کو بڑھیں گے اور خدا کی طرف سے پانچ انگوٹھیاں تحفۃً پیش کریں گے کہ ایک پر سلام طبتم فادخلوھا خالدین

دوسری پر (باقی بر صفحہ ۶۹۹)

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾ وَ

تکلیف چھوئے گی بھی تو نہیں اور نہ کوئی تکان ہی پہونچے گا ، اور جو

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ

لوگ کافر ہو بیٹھے اُن کے لئے جہنم کی آگ ہے ، نہ اُن کی قضا ہی آئے گی کہ وہ

فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ

مر جائیں (اور تکلیف سے نجات ملے) اور نہ اُن سے ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائیگی ہم

نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا

ہر ناشکرے کی سزا یوں ہی کیا کرتے ہیں ؛ اور یہ لوگ دوزخ میں (پڑے) چلّایا کرینگے کہ پروردگارا

أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ

اب ہم کو (یہاں سے) نکال دے تو جو کچھ ہم کرتے تھے اُسے چھوڑ کر نیک کام کرینگے (تو خدا جواب

نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ

دیگا کہ) کیا ہم نے تمھیں اتنی عمریں نہ دی تھیں کہ جنمیں جس کو جو کچھ سوچنا سمجھنا (منظور) ہو خوب سوچ سمجھ

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿۳۷﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ

لے اور (اسکے علاوہ) تمھارے پاس (ہمارا) ڈرانیوالا (پیغمبر) بھی پہنچ گیا تھا تو (اپنے کئے کا مزا) چکھو کیونکہ سرکش

غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۸﴾

لوگوں کا کوئی مددگار نہیں بیشک خدا سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں سے خوب واقف ہے وہ یقینی دلوں کے پوشیدہ راز تک سے خبردار ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ

وہ وہی (خدا) ہے جس نے روئے زمین میں تم لوگوں کو (اگلوں کا) جانشین بنایا پھر جو شخص کافر ہوگا تو

كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا

اُس کے کفر کا وبال اُسی پر پڑے گا اور کافروں کو اُنکا کفر ان کے پروردگار کی بارگاہ میں غضب

مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

کے سوا کچھ بڑھائے گا نہیں اور کفار کو ان کا کفر گھاٹے کے سوا کچھ نفع نہ دے گا (اے رسولؐ) تم

(بقیہ گذشتہ) ادخلوھا بسلام امنین تیسری پر سلام علیکم بما صبرتم چوتھی پر جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون اور پانچویں پر اولئک الذین انعم اللہ علیھم لکھا ہوگا اور جب حسرات بہشت میں داخل ہو جائیں گے اور اپنی جگہ پر پہنچیں گے تو بیساختہ کہیں گے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۱۱

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

(ان سے پوچھو تو خدا کے سوا اپنے جن شریکوں کی تم عبادت کرتے تھے کیا تم نے انھیں (کچھ) دیکھا

اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

بھی مجھے بھی ذرا دکھاؤ تو کہ انھوں نے زمین (کی چیزوں) سے کون سی چیز پیدا کی یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ

کچھ انکا آدھا ساجھا ہے یا ہم نے خود انھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی دلیل رکھتے ہیں

مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا

(یہ سب تو کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے (دھوکے اور) فریب ہی کا[1] وعدہ کرتے ہیں

غُرُوْرًا ۝۴۰ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بیشک خدا ہی سارے آسمان اور زمین اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے ہوئے ہے

اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ

اور اگر (فرض کرو کہ) یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پھر اس کے سوا انھیں کوئی روک

مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۱ وَاَقْسَمُوْا

نہیں سکتا بیشک وہ بڑا بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے اور یہ لوگ تو خدا کی بڑی

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ

بڑی سخت قسمیں کھا (کر کہتے) تھے کہ بیشک اگر انکے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر آئیگا[2]) تو وہ

اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

ضرور ہر ایک امت سے زیادہ راہ پر ہونگے پھر جب انکے پاس ڈرانیوالا (رسول) آپہنچا تو (ان لوگوں)

مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝۴۲ ۙ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَ

روئے زمین میں سرکشی اور بری بری تدبیریں کرنے کی وجہ سے (اسکے آنے سے) انکی نفرت کو

مَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ

ترقی ہی ہوتی گئی اور بری تدبیر (کی برائی) تو بری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے تو (ہونہ

[1] وعدوں سے وہ امیدیں مراد ہیں جو مشرکین باہم ایک دوسرے کو نجات، شفاعت، تقرب اور دنیاوی کامیابیوں کی تمنا میں دلایا کرتے تھے، حالانکہ یہ سب جھوٹے کی ٹٹیاں تھیں کیونکہ جن بتوں کو یہ لوگ خدا کا شریک کہتے تھے وہ خود اپنا آپ اختیار تو رکھتے نہ تھے، دوسرے کو کیا دیتے۔ ۱۲

[2] عرب کے مشرکوں کے پاس کوئی نبی تو آیا نہ تھا، مگر جب اگلی امتوں کے افسانے سنتے تو جوش میں کہتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی خدا کا پیغمبر آتا تو ہم اس کی سب سے زیادہ فرمانبرداری کرتے مگر جب معجزات، ہدایت اور حجت کے لئے حضرت رسول آئے تو ان ہی لوگوں کی طرح لگے یہ بھی شرارت کرنے حتی کہ رسول اللہ کی ایذا دہی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

مشرکین عرب کی حالت

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ

ہو (یہ لوگ بس اگلے ہی لوگوں کے برتاؤ کے منتظر ہیں تو (بہتر) تم خدا کے دستور میں کبھی

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ

تبدیلی نہ پاؤ گے اور خدا کی عادت میں ہرگز کوئی تغیر نہ پاؤ گے تو کیا ان لوگوں نے

يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ اُن کے پہلے تھے اور ان سے زور و قوت میں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا

بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے پھر ان کا (نافرمانی کی وجہ سے) کیسا (خراب) انجام ہوا

كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى

اور خدا ایسا (گیا گذرا) نہیں ہے کہ اُسے کوئی چیز عاجز کر سکے (نہ اتنے) آسمانوں میں اور نہ

الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

زمین میں بے شک وہ بڑا خبردار (اور) بڑی (قابو) قدرت والا ہے اور اگر (کہیں) خدا

اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ

لوگوں کی کرتوتوں کی گرفت کرتا تو (جیسی انکی کرنی ہے) روئے زمین پر کسی جانور کو باقی نہ چھوڑتا

دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

مگر وہ تو ایک مقررہ میعاد تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے (کہ جو کرنا ہو کر لو) پھر جب اُنکا

جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

(وہ) وقت آجائیگا تو خدا یقینی اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے (جو جیسا کریگا ویسا بھریگا

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (۳۶) (۴۱)

سورہ یٰسین لہ واذا قیل لھم الایۃ کے سوا پورا سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترا سی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لہ اس سورہ میں حضرت کی رسالت، کفار کی تشبیہ، جناب امیر کی مدح، اہل انطاکیہ کا قصہ، حبیب نجار مومن آل یٰسین کا تذکرہ، بندوں کی افسوسناک حالت، خدا کی قدرت، قیامت اچانک آجائیگی، بہشت کی کیفیت، کفار کی مذمت، حضرت کی مدح، قیامت کا ثبوت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ

یٰسین [1] (اس) پر از حکمت قرآن کی قسم (اے رسول) تم بلاشک یقینی پیغمبروں میں سے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ لِتُنْذِرَ

ہو (اور دین کے بالکل) سیدھے راستہ پر (ثابت قدم) ہو جو بڑے مہربان (اور) غالب (خدا) کا نازل

قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۚ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى

کیا ہوا (ہے) تاکہ تم ان لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ جنکے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر سے) ڈرائے نہیں گئے تو وہ

اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۘ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

(دین سے) بالکل بیخبر ہیں انمیں اکثر پر تو (عذاب کی) باتیں یقیناً بالکل ٹھیک پوری اتریں گی تو وہ ایمان لائینگے نہیں ہم نے [2] انکی گردنوں میں

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۘ وَجَعَلْنَا مِنْۢ

(بھاری بھاری لوہے کے) طوق ڈالدیئے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (سر جھکا نہیں

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ

سکتے) ہمنے ایک دیوار انکے آگے بنادی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اُوپر سے ان کو ڈھانک دیا ہے تو وہ کچھ دیکھ

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۘ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

ہی نہیں سکتے اور (اے رسول) اُن کے لئے برابر ہے خواہ تم اُنھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۘ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ

(کبھی) ایمان لانیوالے نہیں ہیں تم تو بس اُسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے اور

خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ

بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے تو تم اُسکو (گناہوں کی) معافی اور ایک باعزت (و آبرو)

كَرِيْمٍ ؕ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ

اجر کی خوشخبری دیدو ہم ہی یقیناً مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ لوگ پہلے کر چکے ہیں (انکو) اور انکی (اچھی

اٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۧ

یا بُری باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح و روشن [3] پیشوا میں

[1] حضرت رسول کے اسماء میں سے چند نام خدا نے قرآن میں بھی ذکر فرمائے ہیں۔ محمدؐ احمدؐ عبداللہ یٰسینؐ ان یٰسین کے معنی یا انسان کے ہیں اور اس کی اصل یا انیسین تھی کثرت استعمال سے یٰسین رہ گیا۔ ۱۲۔۱۲

[2] راہ حق نہ سوجھنے کی یہ دو مثالیں ہیں کہ (۱) گردن طوق میں پھنسی ہے اور سر ہے کہ پیچھے پھرا جاتا ہے پھر سوجھے کیا خاک (۲) آگے دیوار پیچھے دیوار اُوپر سے پٹی ہوئی چھت پھر آخر سوجھے کیسے اور کدھر، مطلب ہے کہ کفار کی گردن شیخی سے اکڑی ہوئی ہے اور ناحق کی ضد کی دیواریں آگے پیچھے اُوپر سے حائل ہیں پھر ہدایت کیونکر پائیں

[3] ایک روایت میں ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آپؐ کے پاس کھڑے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے پوچھا کہ کیا امام مبین توریت ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا انجیل ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا قرآن ہے فرمایا نہیں اتنے میں حضرت علیؑ سامنے سے نمودار ہوئے تو فرمایا یہ امام مبین ہے، اس کی مؤید وہ روایت ہے جو جلال الدین سیوطی نے بیان کی ہے کہ عبد بن حمید بن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ ہر چیز ایک پیشوا میں خدا کے نزدیک محفوظ ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مصر ۱۳۱۴

ع ۱۲ وقف لازم ۱۸

امام مبین کیا ہے؟

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
گھیر دیا ہے اور (اے رسول تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان کرو
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر لے آئے اسطرح کہ جب ہم نے اُنکے پاس دو پیغمبر (یوحنا و یونس) بھیجے تو
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا
ان لوگوں نے دونوں کو جھٹلایا تب ہمنے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان دونوں کو) مدد دی تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ
پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ
(وازل) نہیں کیا ہے تم سب کے سب بالکل جھوٹے ہو تب اُن پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا
اُسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں اور تم (مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس کھلم کھلا (احکام خدا کا) پہنچا دینا فرض ہے وہ
اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ
بولے ہمنے تمہلوگوں کو بہت نحس قدم پایا (کہ تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے
لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ
تو ہملوگ تمھیں ضرور سنگسار کر دینگے اور تمکو یقینی ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا پیغمبروں نے کہا کہ تمہاری بدشگونی (تمہاری
اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ
کرنی سے) تمہارے ساتھ ہے کیا جب نصیحت کی جاتی ہے (تو تم اُسے بدفالی کہتے ہو نہیں) بلکہ تم خود (اپنی)
اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۙ
حد سے بڑھ گئے ہو اور (اتنے میں شہر کے اس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم ان پیغمبروں کا کہنا مانو
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾
ایسے لوگوں کا (ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں،

لے جب انطاکیہ والوں کی گمراہی حد سے بڑھ گئی تو حضرت عیسےٰ نے حضرت یحییٰ اور یونس کو اپنے دین کے موافق ان کی ہدایت کو بھیجا جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو ایک بڈھے آدمی حبیب نجار کو دیکھا تو سلام کیا اس نے جواب سلام دے کر پوچھا تم لوگ کہاں جاتے ہو کہا ہم شہر والوں کو خدا کی عبادت کی طرف متوجہ کرنے اور بتوں کی پرستش سے روکنے جاتے ہیں وہ بولا تمھارے پاس کوئی دلیل بھی ہے فرمایا ہم لوگ دعا کر کے بیمار کو شفا دیتے ہیں، اُسنے کہا میرے لڑکے کو جو عرصہ سے بیمار ہے اور تمام اطباء اسکے علاج سے عاجز آچکے ہیں اچھا کر دو تو جانیں غرض وہ دوڑا ہوا گیا اور اپنے لڑکے کو لے آیا غرض وہ اچھا ہو گیا تو فوراً ایمان لائے اُسکے بعد یہ لوگ شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے پاس پہنچے اُس سے بھی اس قسم کی باتیں ہوئیں تو اُس نے کہا ابھی تم لوگ شہر میں اس میں غور کرو دنگا تو یہ حضرات اور لوگوں کی ہدایت میں مشغول ہوئے ایک دن بادشاہ کی سواری جارہی تھی کہ ان حضرات نے تکبیر کی آواز بلند کی اس کو بُرا معلوم ہوا اور اُسنے ان دونوں کو بتخانہ میں مقید کر دیا جب یہ خبر حضرت عیسےٰ کو معلوم ہوئی تو آپنے حضرت شمعون کو جو آپکے خلیفہ اور تمام حواریوں کے سردار تھے انطاکیہ روانہ کیا جب یہ پہنچے تو شہر کے دروازہ پر کہنے لگے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ بادشاہ کے خدائی پرستش کروں غرض بہت اعزاز و اکرام کیساتھ بادشاہ کے پاس پہنچے اور اُسنے عبادت کرنیکے واسطے اسی بتخانہ میں جانیکی اجازت دی تو دونوں سے ملاقات ہوئی اور یہ کہدیا کہ میں تم دونوں کو بلاؤں گا مگر ثنا سائی کا اظہار نہ کرنا اُسکے بعد یہ برابر بادشاہ کے پاس آتے جاتے تھے حتیٰ کہ بادشاہ کو ان سے ایک خاص خلوص ہو گیا اور اکثر امور میں مشورہ کرنے لگا تو ایک دن موقع پاکر کہنے لگے کہ اس بتخانہ میں دو اجنبی آدمی کون ہیں بادشاہ نے کہا وہ دونوں ایک نئے دین کا پیغام لیکر آئے تھے اسوجہ سے میں نے اُنھیں مقید کر دیا ہے آپنے کہا اُنکو بلا کر پوچھنا چاہیئے آخر وہ کہتے کیا ہیں غرض وہ بلائے گئے اور بادشاہ کے سامنے باقی برصفحہ